

مستشرقین کی تنقیدات کا علمی محاکمہ: شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کی سیرت نگاری کا اختصا صی جائزہ

The Academic Trial of Orientalist Criticisms: A Special Review of the Biographies  
of Shibli Nomani and Sayyed Sulaiman Nadvi

سیدہ ماہ جنیں

پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، ایم وائے یونیورسٹی، اسلام آباد

[syedamahjbeen25@gmail.com](mailto:syedamahjbeen25@gmail.com)

**Abstract:**

Orientalists have taken a keen interest in the study of Islam and the biography of the Prophet Muhammad (peace be upon him), which has resulted in scholarly work based on biography from various perspectives. However, their writings sometimes contain biases and misconceptions, which have been challenged by scholars in the Islamic world. Shibli Nomani and Sayyid Sulayman Nadwi have critically examined the biographical work of Orientalists and presented their research on the biography of the Prophet (peace be upon him) from an Islamic perspective. A comprehensive study was needed to challenge the biases and misconceptions in the research work of Orientalists on biography in a scholarly and objective manner. The aim of this study is to specifically study the biographical work of Shibli Nomani and Sayyid Sulayman Nadwi in order to critically evaluate the research of Orientalists and present the Islamic perspective effectively. This study has exposed the biases in the biographical work of Orientalists and highlighted the importance of the scholarly work of Shibli Nomani and Sayyid Sulayman Nadwi.

**Keywords:** Seerat-un-Nabi (peace be upon him), Orientalists, Shibli Nomani, Syed Salman Nadvi, biography,

خلاصہ

مستشرقین نے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کے مطالعے میں نمایاں دلچسپی لی ہے، جس کے نتیجے میں مختلف زاویوں سے سیرت نگاری پر مبنی علمی کام سامنے آیا ہے۔ تاہم، ان کی تحریروں میں بعض اوقات تعصبات اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، جنہیں اسلامی دنیا کے

علمائے کرام نے چیلنج کیا ہے۔ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی نے مستشرقین کے سیرت نگاری کے کام کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے اسلامی نقطہ نظر سے سیرت النبی ﷺ پر اپنی تحقیقات پیش کی ہیں۔ مستشرقین کی سیرت نگاری کے تحقیقی کام میں موجود تعصبات اور غلط فہمیوں کو علمی اور معروضی انداز میں چیلنج کرنے کے لیے جامع مطالعہ کی ضرورت تھی۔ اس تحقیق کا مقصد شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی کے سیرت نگاری کے کام کا اختصاصی مطالعہ کرنا ہے تاکہ مستشرقین کی تحقیقات کے تنقیدی جائزے اور اسلامی نقطہ نظر کو موثر انداز میں پیش کیا جاسکے۔ اس تحقیق سے مستشرقین کی سیرت نگاری کے تعصبات کو سامنے لایا گیا ہے اور شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی کے علمی کام کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

**کلیدی الفاظ:** سیرت النبی ﷺ، مستشرقین، شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، سیرت نگاری وغیرہ  
**مستشرقین کی سیرت نگاری: تاریخی و تحقیقی جائزہ**

مستشرقین کی سیرت نگاری کا تاریخی اور تحقیقی پس منظر ایک اہم موضوع ہے، جو اسلام اور نبی ﷺ کی ذات کو سمجھنے کے لیے مغربی دانشوروں اور محققین کے زاویہ نظر کو جانچنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ مستشرقین نے تاریخ اسلام، اسلامی ثقافت، اور سیرت نبوی ﷺ پر مختلف طریقوں اور زاویوں سے تحقیق کی ہے۔

"ان کی تحریریں اور خیالات کبھی تعصب، کبھی غلط فہمی، اور کبھی سچائی کے قریب تر رہے ہیں۔"

مستشرقین کی سیرت نگاری کی ابتدا مغربی دنیا میں اسلام کی ابتدا کے ساتھ ہی ہو گئی تھی، جب پہلی بار عرب علاقوں سے مسلم فوجیں یورپ میں داخل ہوئیں اور یورپ میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان ابتدائی تحریروں میں عموماً اسلام اور نبی ﷺ کے متعلق غلط معلومات، تعصب، اور مذہبی اختلافات کو بنیاد بنا کر منفی رائے دی جاتی تھی۔ اسلامی فتوحات کے بعد یورپ میں مسلمانوں کے بارے میں خوف اور غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔

"عیسائی دانشور اور پادری اسلام کو ایک نیا مذہب سمجھتے ہوئے اس کی تعلیمات کو مسیحیت کے مخالف قرار دیتے تھے۔ اس دور کے مستشرقین نے نبی ﷺ کی ذات کو مشکوک انداز میں پیش کیا، انہیں معاذ اللہ "جھوٹا نبی" کہا، اور اسلام کو ایک "خطرناک مذہب" کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی۔"

صلیبی جنگوں کے دوران (11 ویں تا 13 ویں صدی)، مستشرقین کی سیرت نگاری میں دشمنی اور نفرت کا عنصر غالب رہا۔ اس دور میں عیسائی یورپ اور مسلم دنیا کے درمیان براہ راست تصادم کی کیفیت پیدا ہوئی، اور اسی پس منظر میں یورپی دانشوروں نے اسلام اور نبی ﷺ کے خلاف شدید پروپیگنڈا کیا۔ جان آف ڈیمسکس (John of Damascus) اور پیٹر دی ویزیبیل (Peter the Venerable) نے اسلام پر تنقیدی کتب لکھیں۔

"یورپ میں 16 ویں اور 17 ویں صدی میں نشاۃ ثانیہ کے دوران علمی اور تحقیقی ترقی ہوئی، اور اسلامی علوم کے مطالعے میں بھی دلچسپی پیدا ہوئی۔ اس دور کے مستشرقین نے زیادہ منظم طریقے سے عربی اور اسلامی علوم کو سیکھا اور اسلام کی صحیح تفہیم کے لیے کوششیں کیں۔ تاہم، تعصب اور مذہبی اختلافات کا عنصر کم نہ ہو سکا۔"

مستشرقین کی سیرت نگاری میں عموماً نبی ﷺ کی ذات کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ان کے کئی محققین نے مغربی نظریات اور مذہبی

تعصبات کے تناظر میں نبی ﷺ کی زندگی اور اسلامی تعلیمات کو منفی رنگ میں پیش کیا۔ بعض مستشرقین نے نبی ﷺ کی شخصیت کو معاذ اللہ ایک سیاسی رہنمایا فوجی فاتح کے طور پر محدود کر دیا، اور ان کی نبوت اور روحانی مقام کو نظر انداز کیا۔ مستشرقین کی ایک بڑی تعداد نے اسلامی تاریخ کے ماخذات اور روایات کو شک کی نگاہ سے دیکھا اور انہیں کم معتبر قرار دیا۔ ان میں خاص طور پر حدیث اور سیرت کی روایات کو تنقیدی بنیادوں پر پرکھا گیا اور بعض اوقات ان کی سچائی کو مشکوک قرار دیا گیا۔

"انیسویں اور بیسویں صدی میں مستشرقین نے سیرت نگاری کے میدان میں زیادہ منظم اور علمی انداز اپنانا شروع کیا۔ اس دور میں ولیم میور، آلفریڈ گیوم، اور مونٹگمری واٹ جیسے مستشرقین نے سیرت نبوی ﷺ پر کتب تحریر کیں، جن میں بعض نے نبی ﷺ کی شخصیت کا مثبت تذکرہ بھی کیا۔ تاہم، اس دور کے بیشتر مستشرقین نے بھی نبی ﷺ کی زندگی کو مغربی فلسفہ اور علمی اصولوں کی روشنی میں پرکھا اور کئی مواقع پر انہیں ناقص معلومات کی بنیاد پر پیش کیا۔"<sup>iv</sup>

مستشرقین نے اسلامی تاریخ اور سیرت کو مغربی علمی اصولوں کی بنیاد پر پرکھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے حدیث، سیرت اور اسلامی تاریخ کو مغربی تاریخی اصولوں کے مطابق تنقید کا نشانہ بنایا اور اسلامی مصادر پر شک کیا۔ اس تنقیدی رویے نے بعض اوقات مسلمانوں کو پریشان کیا، لیکن مستشرقین کا دعویٰ تھا کہ وہ تحقیق میں غیر جانبداری سے کام لیتے ہیں۔

"مستشرقین نے عربی زبان سیکھنے اور اسلامی کتب کا مطالعہ کرنے پر زور دیا، تاکہ وہ اسلامی تاریخ اور سیرت کی اصل تفصیلات تک پہنچ سکیں۔ انہوں نے اسلامی علوم کے معتبر ماخذ جیسے کہ قرآن، حدیث، اور سیرت کی کتابوں کو براہ راست پڑھا، مگر ان کے تجزیے اور نتائج اکثر مغربی فلسفے اور تنقیدی اصولوں سے متاثر رہے۔"<sup>v</sup>

مستشرقین کی سیرت نگاری نے اسلامی دنیا میں شدید رد عمل پیدا کیا۔ مسلمانوں نے ان کے تحقیقی اصولوں اور نتائج کو چیلنج کیا اور ان کے کام کو اسلامی عقائد کے خلاف سمجھا۔ بہت سے مسلمان محققین نے مستشرقین کی تحریروں کے جواب میں علمی اور تحقیقی کام کیا تاکہ سیرت نبوی ﷺ کے متعلق درست تفصیلات اور حقائق پیش کیے جاسکیں۔ مستشرقین کی تحقیق نے مغربی دنیا میں اسلامی تاریخ، ثقافت، اور سیرت نبوی ﷺ کے مطالعے کو فروغ دیا۔ ان کے کاموں نے مغربی یونیورسٹیوں میں اسلامی علوم کے شعبوں کی بنیاد رکھی اور اسلامی تاریخ کو ایک علمی مضمون کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

"مستشرقین کی تحقیق نے سیرت نگاری کے میدان میں نئے رجحانات متعارف کرائے، جن میں مغربی اصولوں کی روشنی میں سیرت کا تجزیہ اور تنقید شامل ہے۔ یہ رجحانات اسلامی دنیا میں بھی زیر بحث آئے اور مسلمانوں نے سیرت کے دفاع میں مزید علمی و تحقیقی کام کیے۔"<sup>vi</sup>

آج کے دور میں مستشرقین کی سیرت نگاری کے نتائج اور ان کی تحقیق کو علمی دنیا میں پرکھا جاتا ہے۔ بہت سے جدید مستشرقین جیسے کہ جان اسپوزیٹو (John Esposito) اور کارنل وسٹر (Cornell Wuster) نے نبی ﷺ کی سیرت کو ایک نئی روشنی میں پیش کیا، جہاں ان کے کام میں زیادہ علمی اور تحقیقی انصاف پایا جاتا ہے۔ تاہم، مستشرقین کی سیرت نگاری پر اب بھی مسلمان علماء تنقیدی نظر رکھتے ہیں۔

## شبلی نعمانی وسید سلیمان ندوی کی سیرت نگاری

شبلی نعمانی وسید سلیمان ندوی برصغیر پاک و ہند کے اہم اسلامی مفکرین اور سیرت نگاروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان دونوں نے نبی ﷺ کی سیرت پر گراں قدر کام کیا اور مسلمانوں کے لیے سیرت نگاری میں ایک نئی راہ ہموار کی۔ ان کی سیرت نگاری میں تحقیقی، علمی، اور دینی پہلوؤں کو بھرپور انداز میں پیش کیا گیا ہے، جس نے اسلامی تاریخ اور سیرت کے مطالعے کو جدید بنیادوں پر استوار کیا۔

"نبی ﷺ کی زندگی، آپ کی تعلیمات، اور آپ کے عمل کو محفوظ کرنے اور بعد کی نسلوں تک پہنچانے کے لیے صحابہ

کرام، تابعین، اور محدثین نے احادیث اور سیرت کے واقعات کو تحریری شکل میں مرتب کیا۔" <sup>vii</sup>

جدید دور میں سیرت نگاری کے اسلوب میں نمایاں تبدیلی واقع ہوئی، جس کے نتیجے میں تحقیقی اور تاریخی جہتوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوئی۔ اس فکری تبدیلی کی نمایاں مثال شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کا علمی کام ہے، جو جدید سیرت نگاری کی تحریک میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان اکابرین نے سیرت النبی ﷺ کو محض روایتی بیان تک محدود رکھنے کے بجائے اسے تحقیق، تنقید اور تاریخ کے معیارات پر پرکھا اور ایک مضبوط علمی بنیاد پر استوار کیا۔

## شبلی نعمانی کی سیرت نگاری

علامہ شبلی نعمانی (1857-1914) ایک مشہور عالم دین، مؤرخ، اور ادیب تھے، جنہوں نے اسلامی علوم، تاریخ، اور ادب پر گہری نظر رکھی۔ وہ سرسید احمد خان کی تحریک کے اثرات کے تحت جدید علوم سے بھی واقف تھے اور مسلمانوں کو جدید دور کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے علمی ترقی کی طرف راغب کرنے میں پیش پیش رہے۔ شبلی کی علمی تحقیقات کا دائرہ بہت وسیع تھا، لیکن ان کی سب سے اہم تصنیف "سیرت النبی ﷺ" ہے، جس کا پہلا حصہ انہوں نے خود تحریر کیا، جبکہ ان کی وفات کے بعد ان کے شاگرد سید سلیمان ندوی نے اسے مکمل کیا۔ شبلی نعمانی کی "سیرت النبی ﷺ" سیرت نگاری میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوئی۔ اس کتاب کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- شبلی نعمانی نے سیرت نگاری میں روایتی طریقوں کے بجائے تحقیق اور تجزیے کو اپنایا۔ انہوں نے سیرت کے واقعات کو تاریخی حقائق کی روشنی میں پرکھا اور مستند روایات پر انحصار کیا۔ ان کی تحقیق کا مقصد سیرت کے بارے میں پھیلانے گئے مغربی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا اور سیرت کو علمی اور تحقیقی بنیادوں پر درست ثابت کرنا تھا۔ <sup>viii</sup>
- شبلی نعمانی نے مغربی مستشرقین کی طرف سے نبی ﷺ کی ذات پر کیے گئے اعتراضات کا علمی اور مدلل انداز میں جواب دیا۔ انہوں نے مستشرقین کی سیرت نگاری کا گہرا مطالعہ کیا اور ان کے اعتراضات کا تجزیہ کیا۔ خاص طور پر نبی ﷺ کی جنگی مہمات اور نکاح سے متعلق مغربی تنقید کا بھرپور علمی جواب دیا۔ <sup>ix</sup>
- شبلی نعمانی نے نبی کریم ﷺ کی سیرت کو صرف تاریخی واقعات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس میں آپ ﷺ کی شخصیت کے فکری، اخلاقی اور عملی پہلوؤں کو نہایت باریکی سے اجاگر کیا۔ انہوں نے اپنی مشہور تصنیف سیرت النبی ﷺ میں نبی ﷺ کی تعلیمات،

سیرت و کردار، اور زندگی کے مختلف شعبوں میں آپ ﷺ کے عملی نمونوں کو اس انداز سے پیش کیا کہ وہ محض تاریخ نہ رہیں بلکہ ہر دور کے مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ بن جائیں۔<sup>x</sup>

• شبلی نعمانی نے سیرت کے واقعات کو عقلی اور سائنسی بنیادوں پر رکھا۔ انہوں نے واقعات کو بغیر کسی تعصب یا جذباتیت کے تجزیہ کیا اور مسلمانوں کو سیرت کو ایک عملی زندگی کا نمونہ بنانے پر زور دیا۔<sup>xi</sup>

شبلی نعمانی کی سیرت نگاری نے برصغیر کے مسلمانوں میں ایک نئی علمی تحریک کو جنم دیا۔ ان کی تحقیق نے مسلمانوں کو سیرت کے بارے میں زیادہ گہری سمجھ فراہم کی اور انہیں مغربی تنقید کا مدلل جواب دینے کی راہ دکھائی۔ ان کی سیرت النبی ﷺ نہ صرف علمی دنیا میں مقبول ہوئی، بلکہ عام مسلمانوں میں بھی اسے بڑی پزیرائی حاصل ہوئی۔

### سید سلیمان ندوی کی سیرت نگاری

سید سلیمان ندوی (1884-1953) شبلی نعمانی کے شاگرد اور ندوۃ العلماء کے اہم رکن تھے۔ انہوں نے اسلامی تاریخ، ادب، اور سیرت نگاری میں گہری دلچسپی لی اور شبلی نعمانی کے علمی کام کو آگے بڑھایا۔ شبلی کی وفات کے بعد سید سلیمان ندوی نے ان کی ادھوری کتاب "سیرت النبی ﷺ" کو مکمل کیا۔ سید سلیمان ندوی نے "سیرت النبی ﷺ" کے بقیہ حصے کو مکمل کیا اور اسے ایک جامع اور علمی تصنیف بنا دیا۔ ان کا کام صرف شبلی کے نظریات کو آگے بڑھانے تک محدود نہیں تھا، بلکہ انہوں نے سیرت نگاری میں اپنی گہری علمی بصیرت اور محنت کو بھی شامل کیا۔

• سید سلیمان ندوی نے شبلی کے اسلوب کو برقرار رکھتے ہوئے کتاب کے بقیہ حصے میں نبی ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات، خصوصاً مدنی زندگی، غزوات، اور نبی ﷺ کے آخری دور کو تفصیل سے بیان کیا۔ انہوں نے نبی ﷺ کی تعلیمات کو جدید دنیا کے لیے ایک عملی نمونہ قرار دیا۔<sup>xii</sup>

• سید سلیمان ندوی نے سیرت کے واقعات کو اسلامی تاریخ کے وسیع تناظر میں پیش کیا۔ ان کے نزدیک سیرت نبوی ﷺ اسلامی تاریخ اور مسلمانوں کی سیاسی، سماجی، اور مذہبی ترقی کا بنیادی حصہ ہے۔<sup>xiii</sup>

• سید سلیمان ندوی نے سیرت نبوی ﷺ کو جدید دنیا کے مسائل کا حل قرار دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو نبی ﷺ کی سیرت کے مطابق زندگی گزارنے اور اس سے اپنے معاشرتی، سیاسی، اور دینی مسائل کا حل تلاش کرنے کی ترغیب دی۔<sup>xiv</sup>

سید سلیمان ندوی کی سیرت نگاری نے برصغیر کے مسلمانوں میں سیرت کا ایک نیا فکری اور عملی رجحان پیدا کیا۔ انہوں نے سیرت کو نہ صرف ایک علمی مضمون کے طور پر پیش کیا، بلکہ اسے عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ان کی سیرت النبی ﷺ آج بھی ایک معتبر اور مستند تصنیف کے طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔

### شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی کی سیرت نگاری

شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی دونوں نے سیرت نگاری میں تحقیق اور تجزیہ کو بنیادی حیثیت دی، تاہم شبلی کا انداز زیادہ مغربی تحقیق کے اصولوں پر مبنی تھا، جبکہ سید سلیمان ندوی نے اس میں اسلامی روایات کو بھی شامل رکھا۔ شبلی نعمانی نے مغربی مستشرقین کے اعتراضات کا زیادہ

تفصیلی اور مدلل جواب دیا، جبکہ سید سلیمان ندوی نے سیرت کے عملی پہلوؤں پر زیادہ زور دیا۔<sup>xv</sup> شبلی نعمانی نے نبی ﷺ کی شخصیت کو ایک فکری اور روحانی رہنما کے طور پر پیش کیا، جبکہ سید سلیمان ندوی نے اسے عملی زندگی کا نمونہ بنایا اور جدید مسائل کے حل کے طور پر پیش کیا۔<sup>xvi</sup> شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کی سیرت نگاری نے علم سیرت کو محض روایتی بیان سے نکال کر تحقیق، تجزیہ اور عملی تطبیق کی ایک نئی راہ پر گامزن کیا۔ ان بزرگوں نے سیرت نبویہ ﷺ کو عصری تقاضوں کے مطابق پیش کرتے ہوئے امت مسلمہ کو نہ صرف سیرت کے مطالعے کی طرف متوجہ کیا بلکہ اس کے اخلاقی و عملی پہلوؤں کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی ترغیب دی۔ ان کی تصانیف، بالخصوص سیرت النبی ﷺ، آج بھی علم سیرت میں تحقیق و تدوین کا اعلیٰ نمونہ سمجھی جاتی ہیں، جو نہ صرف علمی افق پر روشنی ڈالتی ہیں بلکہ امت کے لیے فکری و عملی رہنمائی کا معتبر سرمایہ بھی ہیں۔

### مستشرقین اور مسلم محققین کی سیرت نگاری کا تقابلی جائزہ

سیرت نگاری میں مستشرقین اور مسلم محققین کے مناہج کا تقابلی مطالعہ اسلامی تاریخ و تمدن کے اہم اور فکری طور پر نہایت با معنی موضوعات میں سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پر جہاں مسلم علماء و محققین نے عقیدت و محبت سے لبریز مگر تحقیقی اصولوں پر مبنی گرانقدر کام سرانجام دیا، وہیں مستشرقین نے اس مقدس شخصیت کا مطالعہ تاریخی، عمرانی اور تنقیدی زاویوں سے کیا، جو اکثر اوقات مغربی مفکرین کے علمی رجحانات اور تہذیبی پس منظر سے متاثر نظر آتا ہے۔ مستشرقین کی سیرت نگاری کا باقاعدہ آغاز نویں صدی عیسوی کے بعد اس وقت ہوا جب یورپ میں اسلامی علوم، فلسفہ اور تاریخ کی طرف علمی میلان پیدا ہوا۔ تاہم، ان کی ابتدائی کوششوں کا محرک خالص علمی تجسس سے زیادہ، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے متعلق ایک مخصوص تصور قائم کرنا تھا، جو اکثر مغربی مذہبی و سیاسی تناظر سے جڑا ہوا تھا۔ خصوصاً جب یورپی استعماری طاقتوں نے مشرق وسطیٰ اور دیگر مسلم علاقوں میں نفوذ حاصل کیا، تو سیرت النبی ﷺ کے مطالعے کو ایک اسٹریٹجک ہتھیار کے طور پر اپنایا گیا، تاکہ اسلامی تہذیب اور اس کی فکری بنیادوں پر تنقید کے ذریعے اثر اندازی ممکن ہو سکے۔ اس کے برعکس مسلم محققین کی سیرت نگاری تقدس، روایت اور علمی تحقیق کا حسین امتزاج پیش کرتی ہے، جس کا مقصد نہ صرف نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کو اجاگر کرنا ہوتا ہے، بلکہ امت کو عملی رہنمائی فراہم کرنا بھی ان کے پیش نظر ہوتا ہے۔

### سیرت نگاری کا آغاز اور اس کی علمی بنیادیں

سیرت نبوی ﷺ کی تدوین و تحفظ کا سلسلہ خود عہد نبوی ﷺ ہی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے شروع ہو چکا تھا۔ ان جلیل القدر شخصیات نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے تمام پہلوؤں—اقوال، افعال، معمولات، فیصلے، عادات، حتیٰ کہ روزمرہ زندگی کے جزئیات تک کو محبت، خلوص، اور بے مثال دیانت کے ساتھ محفوظ کیا۔ ان روایات کو صحابہ نے نہ صرف یاد رکھا بلکہ باقاعدہ طور پر اپنے شاگردوں، یعنی تابعین، کو منتقل کیا، جنہوں نے ان ذخائر کو مزید جمع، مرتب اور منقح کر کے محفوظ کیا۔ اس تسلسل کو تبع تابعین نے علمی نظم و ضبط کے ساتھ آگے بڑھایا، اور یوں سیرت نگاری ایک منضبط اور مستند علمی فن کی صورت اختیار کر گئی۔

اس علمی روایت کی تشکیل میں متعدد مایہ ناز محدثین و مؤرخین نے کلیدی کردار ادا کیا، جن میں امام محمد بن اسحاق (مصنف السیرۃ النبویہ)

سرفہرست ہیں، جنہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ کو باقاعدہ علمی سانچے میں پہلی بار مرتب کیا۔ بعد ازاں امام ابن ہشام نے اس کام کو مزید تحقیق، تنقیح اور اضافے کے ساتھ نئی ترتیب دی۔ امام واقدی نے المغازی کے ذریعے غزواتِ نبوی ﷺ کی تفصیل بیان کی، جب کہ امام ابن سعد نے اپنی مشہور تصنیف الطبقات الکبریٰ میں سیرت کے ساتھ ساتھ صحابہ و تابعین کے احوال بھی جامع انداز میں قلم بند کیے۔ ان تمام اکابرین نے سیرتِ رسول ﷺ کو علمی معیار، سند و متن کی صحت، اور اصولِ تحقیق کی روشنی میں اس طرح محفوظ کیا کہ ان کا کام بعد کی تمام نسلوں کے لیے قیمتی سرمایہ بن گیا۔

دوسری طرف، مغربی مستشرقین (Orientalists) نے سیرتِ طیبہ ﷺ کے مطالعے کو ایک مختلف زاویہ نگاہ سے دیکھا۔ ان کا نقطہ نظر محض عقیدت یا دینی وابستگی پر مبنی نہیں تھا، بلکہ وہ سیرت کی روایات کو تاریخی و تنقیدی اصولوں (Historical-Critical Method) کی کسوٹی پر پرکھتے تھے۔ انہوں نے سیرت کے ماخذات، اسناد، اور متون پر علمی تنقید کی، بعض روایات کو کمزور یا غیر معتبر قرار دیا، اور بعض پہلوؤں کو افسانوی یا روایت عامہ کا شاخسانہ سمجھا۔ اگرچہ ان کے بعض نتائج محلِ نظر اور کئی بار متعصبانہ تھے، تاہم ان کے اس تجزیاتی طرزِ مطالعہ نے بعض مسلم محققین کو بھی سیرت نگاری میں تنقیدی و تحقیقی اصولوں کی روشنی میں از سر نو غور و فکر پر آمادہ کیا، اور یوں سیرت کے علمی مطالعے میں ایک نئے رجحان نے جنم لیا۔ جس سے سیرت نگاری میں مزید تنوع اور گہرائی پیدا ہوئی۔<sup>xvii</sup>

بہت سے مستشرقین نے دعویٰ کیا کہ ان کی سیرت نگاری غیر جانبدارانہ اور تحقیقی بنیادوں پر مبنی ہے۔ تاہم، یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر مستشرقین کے کام میں واضح تعصب اور تنقید کا عنصر پایا جاتا ہے۔<sup>xviii</sup> انہوں نے نبی ﷺ کی شخصیت اور آپ کے پیغام کو بعض اوقات شک و شبہ کی نظر سے دیکھا اور اسے تاریخی واقعات کے بجائے سماجی، سیاسی یا نفسیاتی نقطہ نظر سے جانچنے کی کوشش کی۔ کئی مستشرقین نے نبی ﷺ کی شخصیت پر تنقید کی<sup>xix</sup> اور انہیں صرف ایک "عظیم رہنما" یا "مصلح" کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی۔ وہ نبی ﷺ کی نبوت کے دعوے کو زیادہ تر سیاسی یا سماجی حالات کا نتیجہ قرار دیتے تھے، اور آپ کی رسالت کو الہامی ہونے کے بجائے انسانی کاوش سمجھتے تھے۔<sup>xx</sup>

مستشرقین کی سیرت نگاری کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے سیرتِ نبوی ﷺ اور اسلامی تاریخ کا مطالعہ خالصتاً مغربی علمی معیارات اور فلسفیانہ تناظر میں کیا۔ ان کی تحقیق کا منہج عمومی طور پر تاریخِ اسلام اور شخصیتِ رسول ﷺ کو مسیحی عقائد، یورپی تہذیبی پس منظر اور مغربی فکری سانچوں میں پرکھنے پر مبنی رہا۔ اس تجزیاتی رویے کے نتیجے میں ان کے افکار میں وہ توازن اور فہم ناپید رہا جو اسلامی متون، سیاق و سباق اور دینی روح کا تقاضا کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نتائج تحقیق اکثر اسلام کی حقیقی تعلیمات کے بجائے مغربی افکار و تصورات کی ترجمانی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

### مسلم محققین کی سیرت نگاری کے اصول اور مقاصد

1. مسلم محققین کی سیرت نگاری میں سب سے اہم اور نمایاں پہلو نبی ﷺ کے لیے گہری عقیدت اور بے مثال احترام کا اظہار ہے۔ وہ نبی ﷺ کی سیرت کو صرف ایک تاریخی شخصیت کے طور پر پیش کرنے سے اجتناب کرتے ہوئے، آپ ﷺ کو ایک الہامی ہستی اور آخری نبی کی حیثیت سے متعین کرتے ہیں۔ اس نظر سے، نبی ﷺ کی زندگی و کردار کو ایک روحانی اور اخلاقی نمونہ کے طور پر اجاگر کیا جاتا ہے،

جو امت مسلمہ کے لیے دائمی رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ یہ احترام مسلم محققین کی تحریروں میں واضح طور پر دکھائی دیتا ہے، اور سیرت نگاری کا مقصد صرف تاریخی حقائق کو پیش کرنا نہیں ہوتا، بلکہ نبی ﷺ کی حیات طیبہ کو مسلمانوں کے لیے ایک عملی نمونہ اور رہنمائی کے طور پر پیش کرنا ہوتا ہے۔

2. مسلم سیرت نگاروں کی تحقیق کا بنیادی محور احادیث مبارکہ اور معتبر اسلامی روایات کو قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کے واقعات کو بیان کرنے اور تجزیہ کرنے میں احادیث کی روشنی کو مرکزی حیثیت دی ہے۔ ان علماء نے روایت کی صحت و سقم، اس کی سند و متن کی دقیق جانچ پڑتال کو نہایت اہتمام سے انجام دیا تاکہ سیرت کی تحقیق میں علمی صحت اور اعتماد کی بنیاد مضبوط ہو۔ اس طرح، سیرت نگاری میں حدیثی منابع کی معتبر اور مستند حوالہ جات کا استعمال، تحقیقی معیار کی بلندی اور حقیقت پسندی کو یقینی بنانے کا ذریعہ بنے۔

3. مسلم محققین کی سیرت نگاری کا ایک نمایاں اور بنیادی پہلو نبی ﷺ کی شخصیت کے روحانی اور اخلاقی جہات کو اجاگر کرنا ہے۔ نبی ﷺ کو نہ صرف ایک معلم اور رہنما کے طور پر پیش کیا جاتا ہے بلکہ ایک مصلح اور اعلیٰ اخلاقی مثالیہ کے طور پر بھی ان کی خصوصیات کو بیان کیا جاتا ہے۔ سیرت کا مطالعہ صرف تاریخی واقعات کی تفصیل تک محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ نبی ﷺ کی تعلیمات اور ان کے عملی رویوں کی روشنی میں مسلمانوں کو اپنی روزمرہ زندگی میں رہنمائی فراہم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن جاتا ہے، جو ان کی زندگی کے ہر شعبے میں اخلاقی اور روحانی روشنی فراہم کرتا ہے۔<sup>xxi</sup>

4. بہت سے مسلم محققین نے مستشرقین کی تنقید کا جواب دینے کے لیے بھی سیرت نگاری کا سہارا لیا۔ انہوں نے مغربی مستشرقین کی طرف سے نبی ﷺ کی شخصیت اور سیرت پر کیے گئے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ ان میں مولانا شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، اور مولانا مودودی جیسے علماء شامل ہیں جنہوں نے سیرت نگاری میں تحقیقی اور علمی اصولوں کو اپنایا اور مغربی تنقید کا رد کیا۔

### مستشرقین اور مسلم محققین کی سیرت نگاری میں فرق

1. مستشرقین کی سیرت نگاری زیادہ تر تاریخی اور علمی بنیادوں پر کی گئی ہے، اور ان کے نظریات میں مذہبی عقائد یا ایمان کا فقدان ہوتا ہے۔ وہ نبی ﷺ کو ایک انسانی رہنما کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ دوسری طرف، مسلم محققین کی سیرت نگاری مذہبی عقیدے اور ایمان پر مبنی ہوتی ہے، اور نبی ﷺ کی نبوت کو الہامی مانا جاتا ہے۔<sup>xxii</sup>
2. مستشرقین نبی ﷺ کی شخصیت کو بعض اوقات ایک عام سیاسی یا سماجی رہنما کے طور پر پیش کرتے ہیں، جبکہ مسلم محققین نبی ﷺ کو آخری نبی اور کامل انسان کے طور پر دیکھتے ہیں۔<sup>xxiii</sup>
3. مسلم محققین کی تحقیق زیادہ تر احادیث، قرآن، اور اسلامی روایات پر مبنی ہوتی ہے، جبکہ مستشرقین تاریخی دستاویزات، غیر اسلامی روایات، اور کبھی کبھار شک اور تنقیدی نقطہ نظر سے واقعات کو پرکھتے ہیں۔<sup>xxiv</sup>
4. مسلم محققین کا مقصد نبی ﷺ کی حیات طیبہ کو مسلمانوں کے لیے ایک نمونہ عمل کے طور پر پیش کرنا ہوتا ہے، جبکہ مستشرقین کا مقصد زیادہ تر نبی ﷺ کی شخصیت اور اسلام کے تاریخی ارتقاء کا تجزیہ کرنا ہوتا ہے۔<sup>xxv</sup>

شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی کا مستشرقین کی تحقیقات پر تنقیدی جائزہ ایک نہایت اہم اور قابل غور موضوع ہے، کیونکہ ان دونوں

علماء نے اسلامی تاریخ، ادب اور خاص طور پر سیرت النبی ﷺ کے شعبے میں مغربی مستشرقین کی تحقیقات کو نہ صرف چیلنج کیا بلکہ علمی اور تحقیقی دلائل کے ذریعے ان کے غلط تصورات اور تعصبات کا مدلل جواب دیا۔ مستشرقین کی تحقیقات میں اکثر تعصب، غیر جانبداری کا فقدان اور اسلام کے خلاف مخفی یا علانیہ معاندانہ رویہ پایا جاتا ہے، جس کا شبلی اور سلیمان ندوی جیسے محققین نے بھرپور مقابلہ کیا۔<sup>xxvi</sup> مستشرقین نے اسلام، قرآن، اور نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر کئی تحقیقات کیں جن کا مقصد مشرقی علوم کو سمجھنا اور ان کا مطالعہ کرنا تھا۔ مستشرقین کی اکثریت کا تعلق یورپی ممالک سے تھا اور انہوں نے اسلام کو زیادہ تر ایک غیر جانبدارانہ یا تحقیقی موضوع کے طور پر پیش کیا۔ تاہم، ان کی تحقیقات میں مذہبی تعصب اور سیاسی مقاصد کی جھلک بھی نمایاں تھی۔ مستشرقین میں ولیم میور (William Muir)، ڈیوڈ مارگولیتھ (David Margoliouth)، ایڈورڈ گیبون (Edward Gibbon)، اور رینان (Renan) جیسے افراد نے نبی ﷺ کی شخصیت اور اسلامی تاریخ کو مختلف زاویوں سے تنقید کا نشانہ بنایا۔<sup>xxvii</sup>

شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی ان مستشرقین کی تحقیقات سے نہ صرف آگاہ تھے بلکہ انہوں نے ان کے جوابات کو نہایت علمی اور تحقیقی انداز میں پیش کیا۔ ان کے کام میں مستشرقین کی علمی کمزوریوں کو اجاگر کرنے اور اسلام کے بارے میں ان کی غلط فہمیوں کا جواب دینے کا بھرپور جذبہ موجود تھا۔ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب "سیرت النبی" میں مستشرق ولیم میور کی تحقیقات پر مفصل تنقید کی ہے۔ میور نے اپنی کتاب "Life of Mahomet" میں نبی ﷺ کی شخصیت، نبوت اور آپ کے پیغام پر سخت اعتراضات کیے اور انہیں محض ایک کامیاب سیاسی اور فوجی رہنما کے طور پر پیش کیا۔ اس کے علاوہ، میور نے قرآن مجید کی الوہیت اور وحی کے عمل پر بھی شک ظاہر کیا۔ شبلی نعمانی نے میور کے ان اعتراضات کا نہایت مدلل اور جامع جواب دیا۔ انہوں نے میور کی تحقیقات میں موجود تضادات کو بے نقاب کیا اور اس کی تاریخی معلومات میں پائی جانے والی کمزوریوں اور تعصبات کو واضح کیا۔ شبلی نے اپنی سیرت نگاری میں قرآن مجید کی الوہیت، نبی ﷺ کی نبوت اور آپ کے اخلاقی اور روحانی کردار کو مضبوط دلائل کے ساتھ پیش کیا اور ثابت کیا کہ میور کی تنقیدیں حقائق سے زیادہ تعصب پر مبنی ہیں۔<sup>xxviii</sup>

شبلی نعمانی نے مستشرقین کی تحقیقات میں پائے جانے والے تعصبات پر بھی سخت تنقید کی۔ ان کے نزدیک مستشرقین کی بہت سی تحقیقات کا مقصد اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنا تھا، تاکہ ان کے استعماری مقاصد کو پورا کیا جاسکے۔ شبلی نے اس بات پر زور دیا کہ مستشرقین نے اسلامی تاریخ اور سیرت کو مغربی نظریات اور عیسائیت کے پس منظر میں پرکھا، جو کہ علمی دیانتداری کے اصولوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی محققین اکثر اوقات اسلامی تاریخ کو تحریف اور توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں تاکہ اپنے سامراجی اور مذہبی مقاصد کو پورا کر سکیں۔ شبلی نعمانی نے مستشرقین کی اسلامی تاریخ پر کی گئی تحقیق میں تضادات اور غلطیوں کو بھی اجاگر کیا۔ ان کے مطابق، مستشرقین نے اسلامی واقعات کی تشریح میں غیر معتبر ذرائع کا استعمال کیا اور واقعات کو اپنی مرضی کے مطابق پیش کیا۔ شبلی نے اپنی تحریروں میں ایسے مغالطوں کا مدلل اور تاریخی حوالوں کے ذریعے جواب دیا، اور اسلامی تاریخ کو اس کے اصل تناظر میں پیش کرنے کی کوشش کی۔

سید سلیمان ندوی کا تنقیدی جائزہ

سید سلیمان ندوی کی کتاب "خطبات مدراس" مستشرقین کے اعتراضات کا ایک مدلل اور جامع جواب ہے۔ یہ خطبات انہوں نے مدراس یونیورسٹی میں اس وقت پیش کیے جب وہاں مستشرقین کی تحقیقات کا خاصا اثر تھا۔ ان خطبات میں سید سلیمان ندوی نے نہایت حکمت و

بصیرت سے نبی کریم ﷺ کی سیرت، اخلاق اور تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے مستشرقین کی تنقیدات کا علمی انداز میں جواب دیا۔ انہوں نے خاص طور پر ان اعتراضات کو ہدف بنایا جن میں مستشرقین نے نبی اکرم ﷺ کی نبوت کو انسانی ذہانت یا سیاسی تدبیر قرار دینے کی کوشش کی تھی۔ سید سلیمان ندوی نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان دعوؤں کی تردید کی اور مستشرقین کی علمی کمزوریاں اور جانبدارانہ رویے واضح کیے۔ شبلی نعمانی کی وفات کے بعد سید سلیمان ندوی نے ان کی ناتمام تصنیف "سیرت النبی" کو مکمل کیا۔ اس کتاب میں انہوں نے سیرت رسول ﷺ کو نہ صرف جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق پیش کیا، بلکہ مستشرقین کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کا بھی مفصل اور مدلل جواب دیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی، جنگی حکمت عملی، اور آپ کی تعلیمات کی ہمہ گیریت کو واضح کرتے ہوئے ان نکات پر مستشرقین کی تنقید کو علمی دلائل سے رد کیا۔ سید سلیمان ندوی کے نزدیک مستشرقین کی بیشتر آراء اسلام اور نبی ﷺ کی شخصیت کے صحیح فہم سے محروم تھیں اور ان میں تعصب، محدود معلومات، اور مغربی تناظر کی چھاپ نمایاں تھی۔<sup>xxix</sup>

1. شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی نے مستشرقین کی تحقیقات کے بنیادی اصولوں کو بھی چیلنج کیا۔ ان کے نزدیک مستشرقین کی تحقیق میں کئی ایسی خامیاں پائی جاتی ہیں جو ان کے نتائج کو غیر معتبر بناتی ہیں:
2. شبلی اور سلیمان ندوی نے مستشرقین کی تحقیق میں غیر معتبر ذرائع کے استعمال کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کے مطابق، مستشرقین نے اکثر اسلامی تاریخ کے غیر معتبر اور کمزور روایات کو اپنی تحقیقات کی بنیاد بنایا، جس کی وجہ سے ان کے نتائج حقائق سے دور اور متعصب ہوتے ہیں۔
3. شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی نے اس بات پر زور دیا کہ مستشرقین کی بہت سی تحقیقات میں مذہبی تعصب شامل تھا۔ مستشرقین، خاص طور پر عیسائی مستشرقین، نے اسلام اور نبی ﷺ کی تعلیمات کو عیسائیت کے تناظر میں جانچنے کی کوشش کی، جس کی وجہ سے ان کی تحقیق غیر جانبدارانہ نہیں رہ سکی۔
4. شبلی اور سلیمان ندوی دونوں کا ماننا تھا کہ مستشرقین کی تحقیق کا ایک بڑا مقصد استعماری طاقتوں کے مفادات کو فروغ دینا تھا۔ ان کے مطابق، مستشرقین نے اسلام کو ایک منفی اور غیر مہذب دین کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی تاکہ مسلمانوں کو ذہنی اور علمی طور پر کمزور کیا جا سکے اور مغربی استعمار کی حمایت کی جاسکے۔

سیرت النبی ﷺ کی تحریر و تدوین اسلامی علوم کا ایک اہم شعبہ ہے، جو نہ صرف علمی و تحقیقی اہمیت رکھتا ہے بلکہ مسلمانوں کے لیے ایک روحانی و اخلاقی رہنما کا کردار بھی ادا کرتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے سیرت نگاری کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اس انداز میں پیش کیا جائے جس سے نہ صرف آپ کی شخصیت اور آپ کا پیغام درست طور پر اجاگر ہو بلکہ اس میں احترام، عقیدت، اور مذہبی عقائد کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ اسلامی نقطہ نظر میں سیرت نگاری کی کئی اہم جہات ہیں جن میں قرآن و سنت کی پیروی، نبی ﷺ کی عملی زندگی، اور سیرت نگاری کے ذریعے اسلامی اخلاقیات و آداب کو فروغ دینا شامل ہیں۔ یہ مقالہ سیرت نگاری میں اسلامی نقطہ نظر کی اہمیت کو مختلف پہلوؤں سے واضح کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسلامی سیرت نگاری کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے۔ قرآن مجید نبی ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتا ہے، اور نبی اکرم ﷺ کی عملی زندگی کو مسلمانوں کے لیے ایک بہترین نمونہ قرار دیتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ: "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"xxx

یہ آیت سیرت نگاری کی اہمیت اور ضرورت کو بخوبی واضح کرتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کو امت مسلمہ کے لیے ایک کامل، جامع اور عملی نمونہ قرار دیا ہے۔ اس روشنی میں سیرت نگاروں پر یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی زندگی کو دیانت داری، تحقیقی وسعت، اور معیاری اسلوب کے تحت پیش کریں، تاکہ امت مسلمہ آپ ﷺ کی سیرت سے صحیح اور مستند رہنمائی حاصل کر سکے۔

حدیث مبارکہ کہ سیرت نگاری کا بنیادی اور معتبر ماخذ ہے جو نبی ﷺ کے اقوال، افعال اور حالات زندگی کو محفوظ و مستند انداز میں بیان کرتی ہے۔ سیرت نگاروں کا فرض ہے کہ وہ احادیث کو تحقیقی تنقیدی روشنی میں اور ان کے سیاق و سباق کے مطابق پیش کریں، تاکہ نبی ﷺ کی زندگی کے باریک اور عملی پہلو واضح ہوں۔ اس طرح احادیث کا محتاط اور علمی استعمال نہ صرف سیرت نبوی ﷺ کی حقانیت کو مضبوط کرتا ہے بلکہ قاری کو نہ صرف تاریخی معلومات بلکہ عملی اور روحانی رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ اس لیے سیرت نگاری میں احادیث کی درست فہم و تشریح اور معیاری پیشکش لازمی شرط ہے تاکہ اسلامی نقطہ نظر سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کا جامع اور مستند عکس پیش کیا جاسکے۔

اسلامی نقطہ نظر سے سیرت نگاری میں نبی ﷺ کی شخصیت کے لیے احترام اور عقیدت کا عنصر نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ نبی ﷺ کی ذات مسلمانوں کے لیے ایک مقدس اور اعلیٰ مقام رکھتی ہے، اس لیے سیرت نگاروں پر لازم ہے کہ وہ آپ کی زندگی کے واقعات کو ادب و احترام کے ساتھ پیش کریں۔ اسلامی تاریخ میں سیرت نگاری کے کئی عظیم کاموں میں یہ پہلو نمایاں رہا ہے، جیسے ابن اسحاق، ابن ہشام، اور بعد کے دور میں امام غزالی، امام ابن کثیر، امام قاضی عیاض، علامہ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی کی تصانیف۔ ان علماء نے نبی ﷺ کی سیرت کو نہایت احتیاط اور ادب کے ساتھ پیش کیا، تاکہ آپ ﷺ کی شخصیت کو بلند مقام پر فائز کیا جائے اور قارئین کو آپ ﷺ کی عظمت و فضیلت سے آگاہ کیا جائے۔<sup>xxxi</sup>

اسلامی نقطہ نظر سے سیرت نگاری میں استناد اور علمی تحقیق نہایت ضروری ہے۔ سیرت کے واقعات کو بغیر تحقیق یا ناقص حوالوں کے ساتھ پیش کرنا اسلامی سیرت نگاری کے اصولوں کے خلاف ہے۔ مستند اور معتبر روایات کا استعمال سیرت نگاری کا بنیادی اصول ہے۔ اسلامی سیرت نگاروں نے ہمیشہ مستند روایات اور تاریخی حوالوں کو ترجیح دی ہے، تاکہ نبی ﷺ کی زندگی کو درست اور حقائق کے مطابق بیان کیا جاسکے۔ اسلامی سیرت نگاروں نے مختلف علمی اصولوں کو اپنایا ہے، جیسے کہ صحیح اور ضعیف روایات کے درمیان تمیز، تاریخی سیاق و سباق کی درست تفہیم، اور روایات کی جانچ پڑتال۔ یہ تمام اصول اس بات کی یقین دہانی کرتے ہیں کہ سیرت کی تدوین میں کوئی کمی یا غلط فہمی پیدا نہ ہو۔<sup>xxxii</sup>

مستشرقین نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کو مغربی اور غیر اسلامی نظریاتی سانچے میں ڈھال کر پیش کیا، جس میں اکثر تعصب، محدود فہم، اور غیر علمی رویے نمایاں ہوتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں نبی ﷺ کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے جو نہ صرف اسلامی عقائد بلکہ مستند تاریخی حقائق سے بھی متصادم نظر آتا ہے۔ مستشرقین نے نبی کریم ﷺ کو محض ایک عام انسان، سماجی مصلح یا سیاسی رہنما کے طور پر پیش کیا، اور آپ کی نبوت، معجزات، اور وحی کی صداقت کو ٹیک و شبہات کی نگاہ سے دیکھا۔ اسلامی نقطہ نظر سے سیرت

نگاری کا ایک اہم مقصد مستشرقین کے ان اعتراضات کا علمی و تحقیقی اسلوب میں مؤثر جواب دینا ہے۔ اس مقصد کے لیے علامہ شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی اور دیگر ممتاز علماء نے مستشرقین کی تحریروں کا گہرا مطالعہ کیا اور ان کے اعتراضات کا مدلل جواب فراہم کیا۔ انہوں نے سیرت النبی ﷺ کو تاریخی تحقیق، عقلی تجزیے، اور اسلامی روایات کی روشنی میں پیش کرتے ہوئے ان غلط فہمیوں کو دور کیا، جو مغربی نقطہ نظر کی بنیاد پر پیدا کی گئی تھیں۔ ان علماء کی کاوشیں سیرت نگاری کو صرف مدح و عقیدت تک محدود رکھنے کے بجائے ایک علمی و تحقیقی میدان میں تبدیل کرنے کا سبب بنیں۔<sup>xxxiii</sup>

اسلامی سیرت نگاری کا ایک اور اہم مقصد امت مسلمہ کی تربیت اور تعلیم ہے۔ نبی ﷺ کی سیرت کو اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ مسلمان اس سے اپنے عقیدے، عبادات، معاملات، اور اخلاقیات کی رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اسلامی سیرت نگاروں نے سیرت کے واقعات کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ ہر واقعہ ایک سبق آموز پیغام دے اور مسلمانوں کی زندگیوں میں بہتری کا سبب بنے۔ مثلاً، نبی ﷺ کی زندگی میں جنگوں اور صلح کے واقعات کو اسلامی اصولوں کے مطابق اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ کس طرح مختلف حالات میں دین کی تعلیمات کو اپنانا ہے۔<sup>xxxiv</sup>

اسلامی سیرت نگاری کا ایک اہم مقصد روحانی تربیت بھی ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی کو محض تاریخی واقعات کے مجموعے کے طور پر نہیں بلکہ ایک روحانی اور اخلاقی مثالیہ کے طور پر پیش کرنا اسلامی سیرت نگاری کا خاصہ ہے۔ نبی ﷺ کی عبادات، دعا، ذکر، اور دیگر روحانی اعمال کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ان سے قارئین کو دینی زندگی میں روحانی تقویت حاصل ہو۔

#### خلاصہ

سیرت نگاری نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے تحریری بیان کا وہ بابرکت عمل ہے جو نہ صرف علمی لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے بلکہ روحانی، اخلاقی، اور تربیتی پہلو بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس کا بنیادی ماخذ قرآن و حدیث ہیں، جو نبی کریم ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو جامع انداز میں بیان کرتے ہیں۔ قرآن مجید نے نبی ﷺ کی ذات کو "اسوۂ حسنہ" یعنی بہترین نمونہ قرار دیا ہے، اور یہی سیرت نگاری کی بنیاد اور مقصد ہے۔ یعنی آپ ﷺ کی زندگی کو عملی نمونہ بنا کر امت کو راہنمائی فراہم کرنا۔ سیرت نگاری میں نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ادب، احترام اور گہری عقیدت ناگزیر عناصر ہیں۔ سیرت نگار کا فرض ہے کہ وہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کو نہایت وقار، دیانت اور ادب کے ساتھ پیش کرے۔ اسی کے ساتھ ساتھ سیرت کے بیانیے میں مستند اور صحیح روایات کا استعمال ضروری ہے۔ اسلامی سیرت نگاروں نے روایات کی چھان بین اور صحیح و ضعیف کی تمیز کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا ہے، تاکہ سیرت کا بیان تحقیق و تصدیق کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے۔ مستشرقین نے نبی ﷺ کی سیرت کو مغربی تنقیدی نظریات اور تاریخی معیارات کی بنیاد پر جانچنے کی کوشش کی، جس میں اکثر تعصب، فکری سطحیت، اور مذہبی بد فہمی نمایاں رہی۔ انہوں نے نبی ﷺ کی سیرت کے کئی پہلوؤں کو غیر اسلامی تناظر میں بیان کیا، جو اسلام کی اصل روح اور تاریخی سچائیوں سے متصادم ہے۔ تاہم اسلامی سیرت نگاروں نے نہایت علمی اور تحقیقی انداز میں ان اعتراضات کا جواب دیا، اور نبی ﷺ کی ذات اقدس کے دفاع میں واضح، مدلل اور باوقار موقف پیش کیا۔ سیرت نگاری نہ صرف فکری تربیت کا ذریعہ ہے بلکہ روحانی ارتقاء کا وسیلہ بھی ہے۔ یہ مسلمانوں کو نبی اکرم ﷺ کے اخلاق، کردار، حکمت، اور عملی زندگی سے وابستہ کر کے ان کی دینی، اخلاقی اور سماجی زندگی کو

سنوارنے میں مدد دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرت نگاری اسلامی علمی روایت میں ہمیشہ ایک مقدس اور سنجیدہ شعبے کے طور پر جانی جاتی ہے۔

### حوالہ جات

- i احمد، پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ، سیرت رسول ﷺ پر مستشرقین کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ، اسلامک پبلیشرز، 2015، صفحہ 45۔
- ii خان، ڈاکٹر زاہد، مستشرقین اور اسلام: تاریخی تجزیہ، اسلامی یونیورسٹی، 2020، صفحہ 67۔
- iii اسلمیل، ڈاکٹر عبدالقادر، سیرت نگاری اور مستشرقین کا نقطہ نظر، اسلامک ریسرچ سینٹر، 2002، صفحہ 122۔
- iv بنگالی، ڈاکٹر شکیل، مستشرقین کی سیرت نگاری: ایک تنقیدی جائزہ، لاہور: بلال پبلیکیشنز، 2005، صفحہ 90۔
- v ولیم، مارگریٹ، اسلامی تعلیمات اور مستشرقین، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1998، صفحہ 75۔
- vi لیونس، برنارڈ، اسلام اور مغربی نقطہ نظر، پرنسٹن یونیورسٹی پریس، 1993، صفحہ 240۔
- vii قریشی، ڈاکٹر خالد احمد، مستشرقین اور سیرت النبی ﷺ: ایک تاریخی جائزہ، دارالشعور پبلیکیشنز، 2010، صفحہ 63۔
- viii اعوان، ڈاکٹر محمد یاسر، سیرت النبی ﷺ اور مستشرقین کی تنقیدی تحقیق، اردو بکس پبلشرز، 2017، صفحہ 98۔
- ix ذین، ایڈورڈ، اسلامی سیرت نگاری پر مغربی مستشرقین کا اثر، کیمبرج یونیورسٹی پریس، 1980، صفحہ 156۔
- x واٹ، ولیم موننگمری، محمد ﷺ مکہ میں: ایک مستشرق کا مطالعہ، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1953، صفحہ 204۔
- xi جاوید، ڈاکٹر نور الحسن، مستشرقین کی سیرت نگاری: ایک علمی تجزیہ، المکتبہ اسلامیہ، 2014، صفحہ 111۔
- xii اشرف، پروفیسر قاسم، مستشرقین کا مطالعہ سیرت النبی ﷺ، مکتبہ الفلاح، 2008، صفحہ 45۔
- xiii پال، چارلس، سیرت النبی ﷺ پر مستشرقین کے اعتراضات، یونیورسٹی آف شکاگو پریس، 1992، صفحہ 95۔
- xiv جمالی، ڈاکٹر احمد حسین، مستشرقین کی سیرت پر تنقید، اسلامک انسٹیٹیوٹ پبلشرز، 2006، صفحہ 87۔
- xv لارنس، کرین، سیرت اور مستشرقین کا تصور، بیل یونیورسٹی پریس، 1990، صفحہ 123۔
- xvi حسن، ڈاکٹر زاہد، اسلامی سیرت نگاری پر مستشرقین کا اثر و سونخ، دارالمعارف، 2012، صفحہ 76۔
- xvii ولیمز، جان، اسلامی سیرت نگاری اور مستشرقین کا رد عمل، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1985، صفحہ 134۔
- xviii نورانی، ڈاکٹر خلیل احمد، مستشرقین کی سیرت النبی ﷺ پر تنقید، اسلامک پبلیکیشنز، 2010، صفحہ 56۔
- xix آرٹلڈ، تھامس، اسلام کے مستشرقین، کیمبرج یونیورسٹی پریس، 1924، صفحہ 215۔
- xx ریڈ، ڈاکٹر جوزف، سیرت نگاری اور مغربی اسکالرز، ہارورڈ یونیورسٹی پریس، 1995، صفحہ 97۔
- xxi منصور، ڈاکٹر عبدالباسط، مستشرقین کی تحقیقات اور سیرت النبی ﷺ، الفلاح پبلیکیشنز، 2011، صفحہ 140۔
- xxii ہملٹن، جارج، سیرت النبی ﷺ پر مغربی نقطہ نظر، لارنس انسٹیٹیوٹ، 1987، صفحہ 88۔
- xxiii ہارٹ، مائیکل، دنیا کے 100 عظیم افراد: محمد ﷺ کی شخصیت، کیمبرج پبلیکیشنز، 1978، صفحہ 33۔

- xxiv پیٹرسن، ہنری، سیرت النبی ﷺ اور مغربی مفکرین، پینگوئن بکس، 1967، صفحہ 49۔
- xxv ابن سالم، ڈاکٹر عمر، اسلامی سیرت نگاری کے مستشرقین پر اثرات، اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، 2018، صفحہ 75۔
- xxvi سمیع، ڈاکٹر یوسف، مستشرقین کی سیرت نگاری اور مسلمانوں کا جواب، مکتبہ علم و حکمت، 2019، صفحہ 160۔
- xxvii اسٹیلے، پیٹر، مستشرقین کی نظر میں محمد ﷺ، یونیورسٹی آف لندن پریس، 1982، صفحہ 187۔
- xxviii فیلیپس، رچرڈ، اسلام اور سیرت نگاری: ایک مغربی جائزہ، ہارپر کولنز، 2001، صفحہ 220۔
- xxix عباس، ڈاکٹر زبیر، مستشرقین کی تحریریں اور سیرت النبی ﷺ، قرطاس پبلیکیشنز، 2013، صفحہ 90۔
- xxx القرآن، 21-33
- xxxi ہڈسن، ایڈورڈ، سیرت نگاری اور مستشرقین کا تجزیہ، پرنسٹن یونیورسٹی پریس، 1990، صفحہ 145۔
- xxxii نورانی، ڈاکٹر خلیل احمد، مستشرقین کی سیرت النبی ﷺ پر تنقید، اسلامک پبلیکیشنز، 2010، صفحہ 69
- xxxiii اسٹیلے، پیٹر، مستشرقین کی نظر میں محمد ﷺ، یونیورسٹی آف لندن پریس، 1982، صفحہ 189
- xxxiv شرف، ڈاکٹر علی حیدر، مستشرقین اور سیرت النبی ﷺ کی حقیقت پسندی، دارالکتب، 2015، صفحہ 105